شائع کردہ:

محمد انور حسین وقاری مداری چوڑی والے

مندسور (ایم۔پی)

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح

سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں

سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات

سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دم مدار بیڑا پار

سید السادات
قطب المدار

-: مؤلف :-

مفتی سید شجر علی وقاری مداری

:شائع کردہ:

محمد انور حسین وقاری مداری چوڑی والے

مندسور (ایم۔ پی)

انتساب

حضرت سید امیر حسن صاحب قصوری

اور

ان سبھی افراد کے نام

جنہوں نے قلم وقرطاس سے

مداریت کی تحقیق کا کام کیا۔

عرض مؤلف

رسول کی امت کے ہر فرد کو آل رسول سے اس واسطے محبت رکھنا چاہئے کہ وہ نبی کی آل ہیں۔ علی وفاطمہ کا خون ہیں۔ حسنین کے جگر پارے ہیں۔ کچھ امراء اپنی زعم امیری میں سادات کی عظمت وشان کو تہہ وبالا کرنے کی کوشش میں لگے رہے، ان کی حقیقت کو پہچاننے سے انکار کرتے رہے، جیسے سیدنا زین العابدین کے دور میں:

اک امیر مکہ ایام حج میں اس انتظار میں کھڑا ہے کہ لوگ سنگ اسود کا رستہ چھوڑ دیں اور وہ سنگ اسود کا بوسہ لے لے مگر چونکہ اسلام میں کوئی بڑا اور چھوٹا نہیں، ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، عوام سنگ اسود کو چومتی رہی اور امیر مکہ انتظار کرتا رہا۔

تبھی اک شور بلند ہوتا ہے کہ ابن رسول حضرت زین العابدین علیہ السلام تشریف لا رہے ہیں۔ امت رسول یہ سن کر آل رسول کے لئے سنگ اسود کا رستہ چھوڑ دیتی ہے اور حضرت زین العابدین بڑھ کے سنگ اسود کا بوسہ لے لیتے ہیں۔

امیر مکہ جو بڑی دیر سے سنگ اسود کے بوسے کے انتظار میں کھڑا تھا

اس کو یہ سب پسند نہیں آتا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ ابن رسول حضرت زین العابدین شہید کربلا کے جگر پارے ہیں پھر بھی اس نے حقارت بھرے لہجے میں کہا، یہ کون آدمی ہے؟ اور یہ کہہ کے جتانا چاہتا تھا کہ وہ امام حسین کے بیٹے کو پہچانتا ہی نہیں۔ ایک عاشق اہل بیت شاعر جس کا نام جریر تھا یہ سن کر اسے بڑی ٹھیس لگی کہ اس نے خونِ رسول کو پہچاننے سے انکار کردیا۔ جریر کے دل کا درد اشعار کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور اس کی زبان سے یوں نکلتا ہے:

ولیس قولک من هذا الزائره

العرب تعرف من انکرت العجم

انه خیر عباد الله کلهموا

انه التقی الطاهر والعلم

هذا ابن فاطمه ان کنت جاهله

وبجده انبیاء الله قد ختموا

اے امیر مکہ تمہارا زائر کے لئے یہ کہنا کوئی کہنا نہیں ہے کہ "یہ آدمی کون ہے" سارا عرب وعجم اسے جانتا ہے جسے تم انکار کررہے ہو۔ بیشک اللہ کے تمام بندوں میں وہ سب سے بہتر ہے۔ بیشک وہ متقی ہے، پاک ہے۔ قوم کا اصل میں وہی سردار ہے۔ یہ فاطمہ کا بیٹا ہے جس سے تم اجنبیت برت رہے ہو اور اسی کے نانا پر تمام انبیاء اللہ کی نبوت ختم ہوئی ہے۔

بھائیو! اسی طرح آج بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو سادات کو پہچاننے سے انکار کردیتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ آل رسول ہیں۔ خصوصاً سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی کو جانتے ہوئے بھی تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہیں اور سرکار کی سیادت میں اختلاف کرتے ہیں حالانکہ آپ مستند محققین کی ہزاروں کتب سے سید ثابت ہیں۔

میں نے اس کتاب میں اِس بات کو بہت سی کتب سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے حالانکہ میں اس کا اہل نہیں تھا۔ یہ مدار العالمین کا فیض وکرم ہے کہ مصروفیات کے باوجود بہت کم مدت میں یہ کام مجھ غلام سے لے لیا۔ دعا ہے کہ اللہ اس تصنیف کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور امت کے لئے مشعل ہدایت بنائے۔ آمین

خاک پائے اہل بیت

محمد شجر علی ولد سید محضر علی

(سجادۂ اعظم خانقاہ عالیہ مداریہ مکن پور شریف)

آل رسول

میں تم میں چھوڑ جاتا ہوں قرآن و اپنی آل
وہ کہتے ہیں جو دین کے پہلے خطیب ہیں
لائیں وہ کیا نگاہ میں جنت کی راحتیں
طیبہ کی نعمتیں جنہیں محضر نصیب ہیں

آل اور رسول۔ یہ دونوں لفظ ہیں۔ ایک کا مطلب اولاد و امجاد اور دوسرے کا مطلب پیغمبر۔

جب یہ دو لفظ مرکب ہو کے ایک جملے کی شکل اختیار کرتے ہیں تو جملہ کہتا ہے "رسول کی آل" اور خدا اس جملے کے لئے کہتا ہے **قل لا اسئلکم علیه اجراً الا المودة فی القربیٰ** (شوریٰ پارہ ۲۵۔۴) (ترجمہ) "اے محبوب فرما دیجئے کہ میں تم سے کارِ رسالت کے بدلے کچھ نہیں مانگتا ہاں مگر اہل بیت کی محبت"۔ رسول ہمیں ایمان دے رہے ہیں، رسول ہمیں قرآن دے رہے ہیں، رسول ہمیں سلیقۂ حیات دے رہے ہیں، رسول ہمیں **لا تقتلوا اولادکم من خشیة الاملاق** "بھوک کے ڈر سے اپنے بچوں کا قتل مت کرو" کا پیغام دے رہے ہیں، رسول ہمیں لائحہ عمل دے رہے ہیں، رسول ہمیں **لا تمشی فی الارض مرحا** "زمین پر اکڑ کے مت چلو" کا پیغام دے رہے ہیں، رسول ہمیں حیات کے اصول وضوابط عطا کر رہے ہیں، رسول ہمیں شراب کی لت سے دور رہنے کی

تلقین کر رہے ہیں، رسول ہمارے لئے رات رات بھر خدا کی عبادت کر کے خدا سے ہمارے لئے بخشش طلب کر رہے ہیں۔

مانگیں شب بھر رب ھب لی کی دعائیں مصطفےٰ
ہم کریں آرام تکلیفیں اٹھائیں مصطفےٰ

رسول ہمارے لئے دنیا میں راحت مانگ رہے ہیں اور آخرت میں جنت مانگ رہے ہیں۔ ان سب کے بدلے میں ہم سے اگر کچھ مانگ رہے ہیں تو صرف اپنی آل کی محبت مانگ رہے ہیں۔ قرآن نے کہا آل رسول سے محبت کرو۔ احادیث بھی یہی کہہ رہی ہیں۔

واللہ لایدخل قلب رجل الایمان حتی یحبهم لله والقرابتهم منی (ابن ماجہ صفحہ ۱۲)

(ترجمہ) اللہ کی قسم کسی شخص کے دل میں تب تک ایمان نہیں آسکتا جب تک میرے اہل بیت سے اللہ کے لئے اور میری قرابت کی وجہ سے وہ محبت نہ رکھے۔

اساس الاسلام حبی وحب اهل بیتی (کنز العمل تقطیع کلاں جلد ۹ صفحہ ۲۲۸)

(ترجمہ) اسلام کی بنیاد میری محبت اور میرے اہل بیت کی محبت ہے۔

احبوا اهل بیتی لحبّی (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۲۰)

(ترجمہ) میری محبت کی بنا پر میرے اہل بیت سے محبت رکھو۔

ارقبوا محمداً فی اهل بیته (صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۲۶)

(ترجمہ) اہل بیت کے بارے میں محمد (ﷺ) کا لحاظ رکھو۔

معرفة آل محمد براة من النار وحب آل محمد جواز علی الصراط والولایة لآل محمد امان من العذاب (شفائے قاضی عیاض جلد ۲ صفحہ ۳۷۔۳۸)

(ترجمہ) آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقام کا عرفان حاصل کرنا جہنم سے نجات ہے اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت رکھنا پل صراط پار ہو جانا ہے اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نصرت دعائیہ کرنا عذاب سے امان پانا ہے۔

پہلی حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ کوئی شخص اس وقت تک ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک وہ آل رسول سے رسول کی قرابت کی وجہ سے محبت نہ رکھے، مرے لفظوں میں یہ کہہ لیجئے کہ وہ مومن نہیں جو آل رسول سے محبت نہ رکھتا ہو۔

دوسری حدیث یہ بتاتی ہے کہ شہادت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ بنیاد اسلام میں آل رسول کی محبت بھی شامل ہے۔

تیسری حدیث یہ بتاتی ہے کہ اگر نبی سے محبت کرتے ہو تو آل نبی سے بھی محبت کرو۔ بغیر آل نبی کی محبت کے نبی کی محبت قابل قبول نہیں۔

چوتھی حدیث یہ کہہ رہی ہے کہ اہل بیت کے بارے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لحاظ رکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ آل رسول کی شان میں گستاخی ہو اور پاسِ ادب ٹوٹ جائے۔

پانچویں حدیث کہتی ہے کہ جہنم سے نجات چاہتے ہو تو آل رسول کے مرتبے کو سمجھو پل صراط پار کرنا ہو تو آل رسول سے محبت رکھو۔ عذاب سے بچنا ہو تو آل رسول کی ہر طور پر نصرت وحمایت کرو۔

ویسے تو کتب احادیث میں حب اہل بیت کے موضوع پر احادیث کا ایک ذخیرہ موجود ہے لیکن اس مختصر سی کتاب میں ان سب کا ذکر ممکن نہیں لیکن نبی کی وہ حدیثیں جن میں امت کے ہر فرد کے لئے اک وصیت تھی وہ لکھ رہا ہوں، پڑھئے اور عمل کرنے کی کوشش کیجئے:

قام رسول اللّٰه خطیبا بماء یدعی خمابین مکة والمدینة . فحمداللّٰه واثنیٰ علیه ووعظ و ذکر. ثم قال امابعدالا ایهاالناس . فانماانابشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فاجیب ،واناتارک

فیکم الثقلین :اولهما کتاب اللّٰه فیه الهدیٰ والنور فخذوابکتاب اللّٰه واستمسکوبه فحث علی کتاب اللّٰه ورغب فیه فی ثم قال ، واهل بیتی ،اذکرکم اللّٰه فی اهل بیتی اذکرکم اللّٰه فی اهل بیتی اذکرکم اللّٰه فی اهل بیتی (صحیح مسلم جلد۲ صفحہ۲۷۹)

"رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم مکے اور مدینے کے درمیان ایک مقام پر کھڑے ہوئے جسے خم کہتے ہیں۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ اس میں اللہ کی حمد وثنا وعظ ونصیحت فرمائی پھر فرمایا حمد وثنا کے بعد (کہنا یہ ہے کہ) لوگو! میں اک بشر ہوں عنقریب میرے پاس میرے رب کا فرشتہ (پیام رحلت لے کر) آئے گا اور میں اسے قبول کرلوں گا اور میں تم لوگوں کے پاس دو بڑی وزنی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ایک کتاب خداوندی جس میں نور وہدایت ہے اللہ کی کتاب کو پکڑ و اور مضبوطی سے تھامے رہو (یہاں) آپ نے قرآن کے بارے میں ترغیب دی اور شوق دلایا، پھر فرمایا، دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں متنبہ کرتا ہوں کہ میرے اہل بیت کے حق میں اللہ سے ڈرو۔ میں تمہیں متنبہ کرتا ہوں کہ میرے اہل بیت کے حق میں اللہ سے ڈرو۔ میں تمہیں متنبہ کرتا ہوں کہ میرے اہل بیت کے حق میں اللہ سے ڈرو"۔

رایت رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم فی حجته یوم عرفة وهوعلی ناقته قصواء یخطب فسمعته یقول ! یا ایهاالناس انی ترکت فیکم ماان اخذتم به لن تضلوا کتاب اللّٰه وعترتی اهل بیتی (سنن ترمذی جلد۲ صفحہ۲۱۹)

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عرفہ کے دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں قصوا اونٹنی پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔ آپ فرمارہے تھے، لوگو! میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ اگر تم انہیں تھامے رہو گے تو گمراہ ہو ہی نہیں سکتے۔ یہ چیزیں ہیں اللہ کی کتاب اور میری عترت جو میرے

اہل بیت ہیں"۔

انی تارک فیکم کتاب اللہ عز وجل ممدود بین السماء والارض وعترتی اہل بیتی وانہالن یتفرقاحتی یردالی الحوض
(جامع صغیر جلد ا صفحہ ۵۷)

"میں تمہارے درمیان دو نائب وخلیفہ چھوڑے جارہا ہوں۔ ایک تو اللہ کی کتاب ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان (نور کی) ایک تنی ہوئی رسی ہے اور دوسرا نائب وخلیفہ میری عترت ہے، جو میرے اہل بیت ہیں۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے کبھی جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ دونوں ایک ساتھ حوض کوثر پر میرے پاس آئینگے"۔

انی تارک فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی احدھما اعظم من الآخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض و عترتی اہل بیتی ولن یتفرقاحتی یردا علی الحوض ،فانظروا کیف تخلفونی فی فیھما (سنن ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۲۰)

(ترجمہ) میں تم لوگوں کے درمیان ایسی دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں کہ اگر ان کو تھامے رہوگے تو گمراہ ہو ہی نہیں سکتے ان میں سے ایک زیادہ شان والی ہے جو آسمان سے زمین تک (نور کی) ایک تنی ہوئی رسّی ہے۔ اور دوسری چیز میری عترت ہے جو میری خصوصی اہلبیت ہے یہ دونوں ہمیشہ ساتھ ساتھ رہیں گے۔ حتی کہ دونوں ایک ساتھ حوض کوثر پر میرے پاس آئینگے۔ لہٰذا اس پر نظر رکھو کہ میری جگہ جب تم کو قرآن اور میری عترت کے ساتھ سلوک کرنا ہو تو کیسا سلوک کروگے۔

پہلی حدیث پاک بتاتی ہے کہ مقام خُم پر سرکار رسالت ﷺ نے اپنے خطبے میں یہ وصیت فرمائی کہ میں امت کے لئے دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں۔ ایک قرآن جس میں نور و ہدایت ہے۔ اسے پڑھتے رہنا اس سے فوائد حاصل

کرتے رہنا اس سے انوار و برکات حاصل کرتے رہنا اور دوسری میرے اہلبیت **اذکرکم اللہ فی اہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی** یہ بات تین بار آپ نے دوہرا کر زبردست تاکید فرمائی کہ میں تمہیں متنبہ کرتا ہوں کہ میرے اہل بیت کے حق میں اللہ سے ڈرو کہیں کسی طور پر بھی ان کی شان میں گستاخی نہ ہونے پائے۔ اگر خدانخواستہ ہوگئی تو خدا کا عذاب تم پر قہر بن کر ٹوٹ سکتا ہے۔

دوسری حدیث پاک میں سرکار نے یہ تلقین فرمائی کہ یہ دو چیزیں جو میں چھوڑے جارہا ہوں اگر تم انہیں تھامے رہوگے تو ہرگز ہرگز گمراہ ہو ہی نہیں سکتے۔ اللہ کی کتاب کو پڑھتے رہو اور آل رسول کے دست و پا سے اپنی عقیدت کی آنکھیں ملتے رہو۔ گمراہی سے بچے رہوگے۔

تیسری حدیث پاک میں سرکار رسالت ﷺ نے قرآن واہلبیت کو اپنا خلیفہ ونائب بتایا اور اس حدیث میں یہ بھی واضح فرمادیا کہ قرآن واہلبیت کبھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔ جب تک قرآن رہے گا تب تک اہل بیت رہیں گے۔ جب تک اہل بیت رہیں گے تب تک قرآن رہے گا اور یہ دونوں حوض کوثر پر میرے پاس ایک ساتھ آئیں گے۔ اگر کوثر کا جام پینا ہے تو قرآن و اہل بیت کے ساتھ ہوجاؤ اگر ان تک تمہاری رسائی ہوگئی تو انہیں کے ساتھ ساتھ تم بھی حوض کوثر تک پہنچ جاؤگے۔

چوتھی حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی کی عترت ہی نبی کے اہلبیت ہیں۔ **فانظروا کیف تخلفونی فیھما** جب تمہیں قرآن واہل بیت کے ساتھ سلوک کرنا ہو تو کیسا سلوک کروگے۔ اگر اچھا سلوک کروگے تو آخرت کی سعادت مندی تمہارا مقدر ہے اگر برا سلوک کروگے تو دنیا و آخرت میں ذلت کے سوا تمہارے لئے کچھ نہیں۔

اِن احادیث کو پڑھنے میں ایک بات ذہن میں آتی ہے کہ نبی برحق ﷺ نے جب خطبہ دیا تھا تو سامعین میں عام لوگ نہیں تھے بلکہ نبی پاک کے چہیتے صحابہ وانصار ومہاجرین تھے جن ہاتھوں میں دین اسلام کی تبلیغ واشاعت کا علم رہتا تھا۔ اب سوچئے کہ جن کی محبت و تعظیم سرکار نے صحابہ کرام پر واجب کر دی ہو عام امتیوں کے لئے ان کی تعظیم وتوقیر کتنی ضروری ہوگی۔

قرآن واہل بیت نہ ہوں گے کبھی جدا
اللہ کے نبی کا یہ فرمان آگیا

لخت جگر مولیٰ علی، سکون قلب فاطمہ، راحت جان حسن، نورنگہ حسین صاحب مقام صمدیت واصل مقام محبوبیت تبع تابع العصر حضرت سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار الحسنی والحسینی جو حسنی حسینی سید ہیں۔ باپ کی طرف سے حسینی اور ماں کی طرف سے حسنی۔ سبھی یہ جانتے ہیں۔ مگر کچھ ایمان در بغل قسم کے لوگ ان کے سید ہونے میں اختلاف کرتے ہیں حالانکہ مستند کتب سے ان کا سید ہونا ثابت ہے۔ وہ لوگ جو اک آل رسول کا رشتہ رسول پاک سے منقطع کرنے کی کوشش کریں اور سید کو غیر سید کہیں ان کے لئے سرکار رسالت ﷺ کا کیا حکم ہے۔ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر یہ حدیث پاک دیکھیں:

انهم عترتی خلقوا من طینتی ورزقوا فهمی وعلمی فویل للمکذبین بغضهم من امتی القاطعین فیهم صلتی لاانال الله شفاعتهم (کنز العمال جلد ۶صفحہ۲۱۸)

(ترجمہ) یہ لوگ میری عترت ہیں۔ یہ میری طینت سے پیدا ہوئے ہیں۔ انہیں میری سمجھ اور میرے علم کا حصہ ملا ہے۔ میرے اُس اُمتی کے لئے تباہی ہے جو ان کی فضیلت کا منکر ہے اور مجھ سے جو ان کا تعلق ہے اسے وہ کاٹنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو میری شفاعت نہ عطا فرمائے گا۔

اِس حدیث پاک میں سرکار نے واضح فرمادیا کہ جو ان کی فضیلت کا منکر ہے ان سے بغض وکینہ رکھتا ہے ان کی شہرت سے جلتا ہے اور اس بنا پر یہ کہتا ہے کہ وہ آل رسول ہیں ہی نہیں یہ کہہ کے وہ نبی پاک سے ان کا تعلق کاٹنا چاہتا ہے ایسے لوگوں کو خدا نبی پاک ﷺ کی شفاعت سے محروم فرمادے گا۔

ہائے وہ بدقسمت لوگ جو نبی سے آل نبی کا تعلق کاٹنے کی وجہ سے شفاعت نبی سے محروم ہوگئے۔ ایسے لوگوں پر خدا اور نبی نے لعنت بھی بھیجی ہے:

ستة لعنتهم ولعنهم الله وکل نبی مستجاب الزاید فی کتاب الله، والمکذب بقدر الله والمتسلة بالجبروت لیعز من اعزه الله والمستحل لحرم الله والتارک بسنتی. (مشکوٰۃ صفحہ۲۲)

(ترجمہ) چھ قسم کے لوگ ہیں جن پر میں نے اور میرے اللہ نے لعنت بھیجی ہے اور ہر نبی کی دعا و بدعا قبول ہے۔ وہ لوگ یہ ہیں (۱) اللہ کی کتاب میں کچھ بڑھانے والا (۲) تقدیر کا منکر (۳) وہ شخص جس نے لوگوں کو دبا کر تسلط حاصل کیا ہو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جن لوگوں کو اللہ نے (ان کے کفر یا فسق کی وجہ سے) ذلت کے درجے میں رکھا ہے وہ ان کو عزت دے گا۔ اور جن کو عزت کے درجے پر رکھا ان کو ذلت دے گا (۴) وہ جو حرم کعبہ کی بے حرمتی کرے (۵) وہ جو میری عترت کے ساتھ ایسا سلوک کرے جسے اللہ نے حرام کردیا ہے (۶) اور میری سنت کا ترک کرنے والا۔

شانِ آلِ رسول میں گستاخی کا سبب

قرآن وحدیث آل رسول سے محبت رکھنے کا پیغام دے رہے ہیں۔ ان سے نسبت رکھنے کا حکم دے رہے ہیں اذکرکم الله فی اهل بیتی کی وعید

سنائی جارہی ہے پھر بھی قرآن وحدیث پڑھنے والے لوگ ہی آل رسول سے اختلاف کیوں کرتے ہیں، ان کی شان وعظمت کے خلاف لب کشائی کیوں کرتے ہیں۔ اس کا سبب طلب عزت وشہرت ہے۔ ہر امیر چاہتا ہے کہ اس کی جیسی عزت کسی کی نہ ہو۔ ہر عالم چاہتا ہے کہ اس کے علم کی وجہ سے لوگ اسی کی تعظیم کریں۔ ہر بڑا چاہتا ہے کہ اس سے بڑا کوئی نہ دکھائی دے مگر جب کوئی عام آل رسول بھی امت رسول دیکھ لیتی ہے تو امارت وعلم کو بھول کر خون رسول کی تعظیم میں اپنا سر عقیدت سے خم کردیتی ہے۔ یہ سب اس کو پسند نہیں آتا جو امارت وعلم کے غرّے میں اہل بیت کو بھول چکے ہوتے ہیں یہی ان کے لئے اہل بیت سے مخالفت کا سبب بن جاتا ہے۔ دور یزید سے لے کر اب تک اس کی بے شمار مثالیں ہیں۔ جب عزت حاصل کرنے کی انہیں کوئی صورت نظر نہیں آتی تو وہ خود کو آل رسول کہنے لگتے ہیں۔ ایسے لوگ سید نہیں ہیں اور خود کو سیدی کے تمغے سے آراستہ ہونے کے خواب دیکھتے رہتے ہیں۔ انہیں کسی روایت میں قریب الکفر کہا گیا ہے، کسی میں گمراہ کہا گیا ہے اور کسی میں یہاں تک کہا گیا کہ وہ جنت کی خوشبو تک نہ پائینگے۔

من انتسب الی غیر ابیه فهو یعلم لایجد رائحة الجنة

(رواہ الترمذی)

(ترجمہ) جس نے اپنے آپ کو کسی اور باپ کی طرف منسوب کیا اور وہ یہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے وہ جنت کی خوشبو تک نہ پائے گا۔

اس حدیث پاک میں یہ واضح فرمادیا گیا کہ جس نے خود کو کسی اور باپ کی طرف منسوب کیا کسی اور برادری یا قوم کی طرف نسبت کی تو وہ جنت کی خوشبو تک سے محروم ہوجائے گا۔ مگر وہی علماء جو یہ سب جانتے ہیں خود کے ساتھ ساتھ اپنی بھولی بھالی قوموں تک کو جنت کی خوشبو سے محروم کردیتے ہیں۔ یہ پہلے قوم کو یہ باور کراتے ہیں کہ تم دنیا میں حقیر ہو پھر سیادت کے خواب دکھا کر آل رسول

سے مخالفت کرنے کو اکساتے ہیں۔ حالانکہ اسلام میں کوئی قوم رذیل نہیں کوئی قوم بڑی نہیں اور کوئی قوم چھوٹی نہیں۔

المسلم اخُ المسلم کے تحت ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے چاہے وہ کسی بھی برادری کا ہو کیونکہ اسلام مساوات کا مذہب ہے، ایکتا کا مذہب ہے۔ قرآن مقدس میں رب تعالیٰ فرماتا ہے:

یاایھا الانسان انا خلقنٰکم شعوبا وقبائل لتعارفوا انّ اکرمکم عند اللہ اتقاکم

(ترجمہ) اے انسانو! ہم نے تمہیں ایک مرد وعورت (آدم وحوا علیہم السلام) سے پیدا کیا اور یہ ذاتیں برادریاں صرف اس لئے بنائیں کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بیشک اللہ کے نزدیک تو وہ ہے جو تم میں سب سے متقی ہے۔

قرآن نے بتادیا کہ سبھی ایک مرد وعورت سے ہیں۔ یہ ذاتیں یہ برادریاں صرف ایک دوسرے کو پہچاننے کے لئے ہیں۔ اللہ کا مقرب بندہ ذات اور برادری کی بنیاد پر نہیں بنا جاسکتا، تقویٰ پیدا کرلو خود ہی بڑے بن جاؤ گے۔ نماز کی پابندی کرو بڑائی مل جائے گی، روزہ، زکوٰۃ، حج، بڑوں کی عزت، چھوٹوں پر شفقت کا مادّہ پیدا کرلو بزرگی حاصل ہوجائے گی۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لافضل لعربی علی عجمیٍ ولالعجمی علی عربیٍ ولا لابیض علی اسود ولااسود علی ابیض اِلابالتقویٰ

(ترجمہ) کسی عربی کو کسی عجمی پر فوقیت نہیں ہے اور نہ ہی کسی عجمی کو عربی پر فوقیت ہے۔ کسی گورے کو کالے پر فوقیت نہیں ہے اور نہ کالے کو گورے پر سوائے تقویٰ کے۔

اسلام میں کوئی چھوٹا بڑا نہیں سب برابر ہیں۔ تو چھوٹا سید بننے سے کیا فائدہ۔ سچے مسلمان بنو، سچے عاشق اہل بیت بنو۔ جتنے اولیاء کرام ہوئے،

علماء ہوئے، ائمہ ہوئے، مجتہدین ہوئے کیا وہ سب کے سب سید تھے۔ اگر نہیں تو کیا انہوں نے خود کو چھوٹا سید بنانے کی کوئی کوشش کی یا نہیں؟ فیصلہ خود کر لیجئے کہ عزت ووقار سید بننے میں نہیں بلکہ سچا عاشق رسول اور سچا مسلمان بننے سے ہے۔ رہی بات آل رسول کی تو اگر نوح کی امت کے لئے نوح کی کشتی نجات کا سبب تھی اگر نوح کی امت کے لئے نوح کی کشتی جنت تک پہونچنے کا ذریعہ تھی اگر نوح کی امت کے لئے نوح کی کشتی گمراہی سے نکال کر ہدایت تک پہنچانے کا راستہ تھی تو محمد ﷺ کی امت کے لئے آل رسول جنت کا راستہ، امت محمد ﷺ کیلئے اہل بیت ہدایت کا سامان ہے، امت رسول کیلئے آل رسول اچھائیوں تک پہنچنے کا راستہ ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم نے فرمایا کہ

ان مثل اھل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجا و من تخلف عنھا غرق (مستدرک بحوالہ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۲۱۵)

(ترجمہ) میرے اہل بیت تم لوگوں میں ایسے ہیں جیسے (طوفان سے بچنے کے لئے) نوح (علیہ السلام) کی کشتی جو اس کشتی پر سوار ہو گیا اس نے ڈوبنے سے نجات پائی اور جو اس سے الگ رہا وہ ڈوب گیا۔

پھر اس حدیث پاک میں سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ میرے اہل بیت کشتی نوح کی طرح ہیں جو اس پر سوار ہو گیا اس نے نجات پائی جو اس سے الگ رہا وہ ڈوب گیا۔ جو لوگوں کو سادات دشمن بناتے ہیں ان کے لئے اس حدیث میں زبردست وعید کی گئی کہ اگر ڈوبنے سے بچنا چاہتے ہو تو نہ خود آل رسول سے دور رہو اور نہ دوسروں کو کرو۔ یہ عمل دنیا وآخرت میں تمہارے لئے تباہی کا سبب بن سکتا ہے اور جو محبت کرتے ہیں ان کے لئے آل رسول کی محبت شفاعت کا

سبب ہے۔

اربعۃ انا لھم شفیع یوم القیامۃ الکرم لذریتی والقاضی لھم حوائجھم والساعی لھم فی امورھم عندھا والیہ المحب بھم بقلبہ ولسانہ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۲۱۷)

(ترجمہ) چار قسم کے لوگوں کی میں شفاعت کروں گا (۱) ایک وہ جو میری ذریت کی تکریم کرے (۲) وہ جو ان کی ضرورت پوری کرے (۳) وہ جو ان کے ایسے کاموں میں کوشش جن کی ان کو ضرورت ہے (۴) وہ جو اپنے دل اور زبان سے ان کا محب ہو۔

اہل بیت ایک بڑا موضوع ہے۔ انشاء اللہ کسی اور موقع پر اس موضوع پر بھی قلم چلا کر اپنی آخرت سنوارنے کی کوشش کروں گا۔

یہ کتاب آفتاب العارفین، ماہتاب الکاملین، لخت جگر مولی علی، سکون قلب فاطمہ، آل رسول اولاد بتول حضرت سید نا بدیع الدین قطب المدار کا حسب ونسب سید ہونے کا ثابت کرنے کے لئے ہے جو کہ ہزاروں کتب سے ثابت ہے۔ جن کتابوں میں آپ کو غیر سید لکھا گیا ہے ان میں کسی مستند کتاب کا حوالہ نہیں اور سرکار مدار پاک کے سید ہونے پر بیشمار مستند حوالے موجود ہیں۔ مراۃ مداری میں جس میں کتاب ایمان محمودی کے حوالے سے سرکار مدار پاک کو غیر سید ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے اس نام کی کتاب تصنیفات وتالیفات کی دنیا میں کہیں ہے ہی نہیں۔ میں نے ان مستند کتابوں کے حوالے دے کر سرکار مدار پاک کی سیادت ثابت کی ہے، جن میں اکثر وہ کتابیں ہیں جو مراۃ مداری سے سیکڑوں برس پہلے لکھی گئی ہیں۔ پوچھنا چاہوں گا کہ اگر کوئی حدیث بھی صرف ایک جگہ ملے اور اس میں کوئی مستند راوی بھی نہ ہو اور دوسری حدیث بخاری شریف میں بھی ہو مسلم شریف میں بھی ہو ترمذی شریف میں بھی ہو ابن ماجہ میں بھی ہو چاہے

وہ ضعیف ہی کیوں نہ ہو مگر تواتر کے ساتھ ملنے کی وجہ سے مشہور واحسن کہلاتی ہے تو مرأۃ مداری میں جو یہودی النسل والی عبارت ہے وہ سوائے مرأۃ مداری کے دوسری کسی کتاب میں نہیں اور جس ایمان محمودی کے حوالے سے آپ کو یہودی النسل لکھا ہے اس نام کی کتاب بھی کہیں نہیں موجود تو اس عبارت کو کیسے قابل قبول مانا جائے گا۔ وہ ساری کتابیں مع اسناد کے اپنے ماتھے کی آنکھوں سے پڑھیے جن میں مدار پاک کو صحیح النسب آل رسول لکھا گیا ہے۔

کتاب کے حوالے سے پہلے اس کے مصنف کی علمی لیاقت کا اندازہ لگانے کے لئے میں اس کی کچھ تصنیفات اور مختصر سوانح لکھنا چاہوں گا تاکہ مصنف کے علم کا اندازہ لگایا جاسکے۔ سب سے پہلے میں اس کتاب سے آغاز کرنا چاہتا ہوں جس کا نام سفینۃ الاولیاء ہے اور یہ کتاب ۱۰۴۹ھ مطابق ۱۶۳۹ء میں مکمل ہوئی۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ ۱۲۶۹ھ مطابق ۱۸۵۲ء میں آگرہ میں طبع ہوئی پھر لکھنؤ میں ۱۸۷۶ء اور کانپور میں ۱۸۸۴ء میں اس کے ایڈیشن شائع ہوئے۔ اب یہ کتاب ایران میں بہ تصحیح سید محمد رضا جلالی نائنی تہران میں طبع ہوئی ہے۔

اس کتاب کے مصنف شاہزادہ داراشکوہ قادری ہیں جو بادشاہ شاہجہاں کے پہلے بیٹے ہیں۔ ان کی ولادت ممتاز محل کے بطن سے ۱۹ صفر ۱۰۲۴ھ مطابق ۲۰ مارچ ۱۶۱۵ء کو اجمیر میں ہوئی۔ ان کے دادا شاہنشاہ جہانگیر نے ان کا نام داراشکوہ رکھا تھا۔ ابوطالب کلیم نے ان کی ولادت پر قصیدہ کہا اور ''گل اولین گلستان شاہی'' سے تاریخ نکالی:

بگوش دل از بہر تاریخ آمد
گل اولین گلستان شاہی
(۱۰۲۴ھ)

ان کی بیگم کا نام کریم النساء المعروف بہ نادرہ بیگم ہے جو سلطان پرویز کی دختر

تھیں۔ انہوں نے ۱۰۵۰ھ مطابق ۱۶۴۰ء میں ملاشاہ بدخشی سے شرف بیعت حاصل کیا جو حضرت میاں میر کے مرید تھے اور قادری سلسلے کے شیخ تھے۔ اسی نسبت سے داراشکوہ کو قادری لکھا جاتا ہے۔ جہاں داراشکوہ ایک شاہنشاہ کی اولاد تھے وہیں وہ علمی اور ادبی خصوصیات کے بھی حامل تھے۔ داراشکوہ صوفی بھی تھے اور عالم بھی اور عالم ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے شاعر بھی تھے۔ ان کی اسی غزل سے ان کی شعری صلاحیتوں کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے:

دل سپردم بدست دلداری — کہ چو اونیست در جہاں یاری
مست و بے خود بشو کہ یابی یار — یار ہرگز نیافت ہشیاری
اندریں عشق ہرچہ می گویم — اندکی گفتہ ام ز بسیاری
سبحہ در دست زاہداں خویست — قادری را بس است زناری

انہوں نے سفینۃ الاولیاء کے علاوہ بہت سی کتابوں کی تصنیف وتالیف کی ہے۔

(۱) دیوان داراشکوہ (اکبر اعظم) یا دیوان قادری کے نام سے ان کا دیوان مرتب ہے جو رباعیات اور غزلیات پر مشتمل ہے۔

(۲) **سکینۃ الاولیاء**: یہ کتاب داراشکوہ قادری نے اٹھائیس سال کی عمر میں لکھنی شروع کی اور ۱۰۵۸ھ مطابق ۱۶۴۸ء تک اس میں اضافے ہوتے رہے۔ یہ کتاب بیان سلسلہ عالیہ قادریہ، حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ ملاشاہ بدخشی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خلفاء واصحاب کے فضائل پر مشتمل ہے۔

(۳) **رسالہ حق نما**: یہ رسالہ داراشکوہ نے ۱۶۴۵ھ تا ۱۶۷ھ میں تصنیف کیا۔

(۴) **حسنات العارفین**: اس کتاب میں داراشکوہ قادری نے علماء اسلام کے ان اعتراضات کا جواب دیا ہے، جو ان کے غیر دینی عقائد ونظریات پر کئے گئے تھے۔ یہ کتاب ۱۰۶۲ھ مطابق ۱۶۵۱ھ میں شروع ہوتی ہے اور ۱۰۶۴ھ

مطابق ۱۶۵۲ء میں پایہ تکمیل کو پہنچتی ہے۔اس میں دارانے اپنے عقائد ونظریات کی تاویل پیش کی ہے۔

(۵)**مجمع البحرین** : یہ کتاب فارسی متن کے ساتھ مع انگریزی ترجمے کے مولوی محفوظ الحق نے ۱۹۲۹ء میں شائع کرائی پھر ۱۳۲۵ھ میں سید محمد رضا جلالی نائنی نے تہران سے شائع کرائی۔

(٦)**سِرّاکبر یا سِرّ اسرار**: داراشکوہ قادری نے اس کتاب میں ۵۰؍ ہندو اپچھندوں کا فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔یہ ۱۹۱۰ء میں جے پور میں تین جلدوں میں شائع ہوئی اور ۱۳۴۰ھ شمسی مطابق ۱۹۶۲ء میں سید محمد رضا جلالی نائنی اور ڈاکٹر تاراچند نے چند خطی نسخوں کے متون سنسکرت سے مقابلہ کرکے اسے تہران میں شائع کرایا۔

(۷)**سوال وجواب داراشکوہ بابالعل داس**: یہ مختصر سا رسالہ داراشکوہ اور بھگت کبیر کے چیلے بابالعل داس کے سوال وجواب پر مشتمل ہے۔

(۸)**نامہ عرفانی**: یہ رسالہ ان مکتوبات پر مشتمل ہے جو داراشکوہ نے مختلف مشائخ کے نام لکھے۔

غرض کہ داراشکوہ ایک قادری بزرگ کی نسبتوں سے فیض بار اس شخصیت کا نام ہے جسے ایک محقق کہا جاسکتا ہے۔یہ ساری تصنیفات ان کی علمی اور ادبی شخصیت کے روپ میں ان کی پہچان کراتی ہوئی نظر آرہی ہیں۔یہ اپنی کتاب سفینۃ الاولیاء کے صفحہ ۱۸۷؍ پر قلم بند کرتے ہیں:

حضرت سید بدیع الدین قدس سرہٗ

"لقب ایشاں شاہ مدار است ومرید شیخ محمد طیفور نسبت وارادت

ایشاں بسبب کبر سن یا جہت دیگر بہ پنج یا شش واسطہ بحضرت رسالت پناہ ﷺ امیر سد غرائب احوال وعجائب اطوار ومقامات بلند وکرامات ارجمند داشتہ اند وبزرگی حضرت شاہ مدار زیادہ از آنست کہ در تحریر وتقریر آید لباسیکہ یکباری پوشیدند دیگر احتیاج شستن نہ شد وہمیشہ سفید وپاکیزہ ماندند وشیخ عبدالحق دہلوی نوشتہ اند کہ ایشاں در مقام صمدیت بودند وآں مرتبہ سالکان است واز جہت جمال بکمالے کہ حق تعالیٰ بایشاں عطا فرمودہ بود ہر کرا نظر برروے مبارک ایشاں افتادی بس بے اختیار سجود کردی از نجبت ہمیشہ برقع برروے خود می انداختند۔وفات ایشاں ہفدہم جمادی الاولیٰ سال ہشتصد وچہل ہجری بودہ وقبر ایشاں در موضع مکن پور کہ از توابع قنوج است واقع شدہ وہر سال در ماہ جمادی الاول کہ عرس ایشاں است قریب بہ پنج شش لک آدم مرد وزن صغیر وکبیر از اطراف وجوانب ہندوستان در آنروز بزیارت روضہ شریفہ ایشاں باعلمہای بسیار جمع می شوند وہمہ نذر ونیاز می آرند و کرامات وخوارق عجیبہ غریبہ الحال نیز نقل می کنند واز چہار اھل ہندوستان از وضع وشریف دوحصہ مرید حضرت پیر دستگیر غوث ثقلین شاہ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اند اما اشراف بیشتر ویک حصہ مرید شاہ مدار اما اشراف بیشتر ونیم حصہ مرید حضرت خواجہ معین الدین چشتی ونیم حصہ مرید مخدوم بہاؤ الدین زکریا ملتانی قدس اللہ اسرارہم"۔

حضرت سید بدیع الدین قدس سرہٗ

(ترجمہ) آپ کا لقب شاہ مدار ہے۔آپ شیخ محمد طیفور شامی کے مرید ہیں۔ آپ کا سلسلہ آپ کی عمر کی طوالت کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے یا پانچ یا چھ واسطوں سے آنحضرت تک پہنچتا ہے۔آپ کے عجیب وغریب احوال واطوار ہیں۔حضرت شاہ مدار کا درجہ اتنا بلند وبالا ہے کہ احاطہ تحریر میں نہیں آسکتا۔آپ

نے جولباس زیب تن فرمالیا اسے دوبارہ دھونے کی ضرورت نہ پڑی ہمیشہ صاف ستھرا رہا۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے تحریر فرمایا کہ آپ مقام صمدیت پر ہیں جو سالکوں کا ایک مقام ہے اور اللہ نے آپ کو ایسا حسن و جمال عطا کیا کہ جو آپ کو دیکھ لیتا بے خودی کے عالم میں سجدہ ریز ہوجاتا تھا اس لئے آپ ہمیشہ نقاب ڈالے رہتے تھے۔ آپ نے ۱۷ر جمادی الاول ۸۴۰ھ میں وفات پائی، آپ کی قبر مبارک مکن پور میں ہے جو قصبہ قنوج کے مضافات میں سے ہے۔ ہر سال جمادی الاول کے مہینے میں آپ کے عرس کی تقریب منائی جاتی ہے۔ جس میں پانچ چھ لاکھ آدمی مرد و عورت بوڑھے بچے ہندوستان کے اطراف و جوانب سے اس روز سرکار کے روضے کی زیارت کے لئے جمع ہوتے ہیں اور نذر و نیاز پیش کرتے ہیں۔ آج بھی اتنی مدت گزر جانے کے بعد عجیب و غریب واقعات دیکھنے میں آتے ہیں۔ اہل ہند (پرانا ہندوستان جس میں پاک اور بنگلہ دیش وغیرہ بھی شامل ہیں) کے چار حصوں میں دو حصے آبادی کے اشراف غوث الثقلین حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کے حلقہ ارادت میں داخل ہیں۔ ایک حصہ شاہ مدار کے مریدوں کا ہے جن میں خواص ہیں اور ایک حصے میں نصف حصہ خواجہ خواجگان حضرت معین الدین چشتی اجمیری کے مریدوں کا ہے اور نصف مخدوم بہاؤالدین زکریا ملتانی کے مریدوں کا ہے۔،،

دارا شکوہ قادری نے حضرت سید بدیع الدین قدس سرہ لکھ کر یہ بھی ظاہر کیا کہ مدار پاک سید ہیں۔ گلشن اہل بیت مصطفیٰ کی ایک کلی ہیں پھر آپ نے تحریر فرمایا کہ مدار پاک کا سلسلہ ایک نہیں دو نہیں تین نہیں چار نہیں بلکہ پانچ یا چھ واسطوں سے آقائے کل ختم رسل محمد عربی ﷺ تک پہنچتا ہے۔ عجیب و غریب احوال سے مراد آپ کا زندگی بھر کھانا نہ کھانا، پانی نہ پینا، چہرے پر نقاب ڈالے

ان سبھی مناظر کے ویڈیو دیکھنے کے لئے نیٹ پر youtube میں karamat e madar لکھ کر سرچ کریں۔

رہنا اور نقاب کھلتے ہی مخلوق خدا کا بے خودی میں سجدہ کر لینا وغیرہ ہے۔

آگے آپ نے یہ بھی تحریر فرما دیا کہ قطب المدار کا مرتبہ اتنا بلند و بالا ہے کہ احاطۂ تحریر میں نہیں آسکتا (انشاء اللہ اس موضوع پر ایک مکمل کتاب آرہی ہے) آپ نے تحریر فرمایا کہ آج بھی اتنی مدت گزرنے کے بعد عجیب و غریب واقعات دیکھنے میں آتے ہیں۔ جیسا کہ روز عصر کے بعد ابابیلوں کا روضہ مدار کا چکر لگانا اور مغرب سے پہلے غائب ہوجانا، مکن پور شریف کی اکثر مزاروں کا انسان کی طرح سانس لے کر اپنی زندگی کا ثبوت دینا۔ مکن پور شریف میں دفن مردوں کا کفن تک سالوں تک صحیح سلامت رہنا، شب میں روضہ مدار کا چمکنا وغیرہ ہے۔ آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ عرس کی ۱۷رویں تاریخ کو اس دور میں جب مسافرت کے لئے وہ ذریعہ نہیں موجود ہے جو آج موجود ہیں پانچ چھ لاکھ لوگ ہندوستان کے اطراف و جوانب سے بارگاہ مدار العالمین میں حاضر ہوتے تھے یعنی اس دور کا سب سے بڑا عرس عرس مدار العالمین ہی تھا۔ نیز یہ بھی تحریر کیا کہ ہندوستان کی آبادی کے چار حصوں میں پورا ایک حصہ خواص مداری تھا اور چونکہ اس وقت سبھی صحیح العقیدہ سنی مسلمان تھے بقیہ تین حصے بھی آپ کے ماننے والوں میں تھے۔

(۲)

مرأۃ مداری لکھے جانے سے تقریباً ۷۸ سال پہلے ایک چشتی مصنف حضرت خواجہ کمال (جو شاہ مینا کے مریدوں میں تھے) نے ایک کتاب تحفۃ السعداء نام کی لکھی جو سن ۱۰۱۶ھ میں لکھنؤ سے شائع ہوئی۔ آپ نے سرکار مدار پاک کو اس کتاب میں صرف سید ہی نہیں لکھا بلکہ پورا شجرہ مداریہ اپنی معلومات کے مطابق تحریر فرمایا۔ آپ اس کتاب کے صفحہ ۱۵ر پر رقم طراز ہیں:

”نام حضرت شاہ بدیع الدین است ولقب شاہ مدار ایشاں اویسی

بودند شاہ مدار از سادات حسینی بودند۔ نام پدر ایشاں ابو اسحٰق شامی و نام مادر بی بی ہویدا و جد زین العابدین حسینی ابن موسیٰ کاظم ابن امام جعفر صادق ابن محمد باقر ابن زین العابدین ابن امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہم"۔

(ترجمہ) "آپ کا نام حضرت شاہ بدیع الدین ہے اور لقب شہ مدار۔ آپ اویسی تھے۔ شاہ مدار سادات حسینی میں تھے۔ آپ کے والد کا نام ابو اسحٰق شامی اور والدہ کا نام بی بی ہویدا اور دادا کا نام زین العابدین حسینی تھا جو موسیٰ کاظم کے بیٹے جو امام جعفر صادق کے بیٹے جو امام محمد باقر کے بیٹے جو زین العابدین کے بیٹے جو امام حسین شہید کربلا کے بیٹے رضی اللہ عنہم"۔

یہاں قابل غور باتیں یہ ہیں کہ مصنف سلسلہ چشتیہ کے وہ بزرگ ہیں جن کا زمانہ صاحب مرأۃ مداری سے بہت پہلے کا ہے۔

مرأۃ مداری کی اس عبارت (جس میں سرکار مدار پاک کو غیر سید کہا گیا ہے) کی تردید صرف صاحب سفینۃ الاولیاء صاحب مدار اعظم صاحب تحفۃ السعداء وغیرہ کی عبارات ہی سے نہیں ہوتی بلکہ ملک ہندوستان کے باہر بسنے والے ان محققین اور مورخین کی تحقیقات سے بھی ہو جاتی ہے جو دنیا کے کونے کونے میں جا کر سرکار مدار پاک اور دیگر اولیاء کرام پر تحقیق کرتے ہیں۔ ایسے بہت سے مورخین نے اس عبارت کو مسترد اور کالعدم قرار دیا ہے۔ جیسے امیر کا کا مشہور مورخ Gert jan Vangerlver اپنی تحقیق میں لکھتا ہے:

Authors attribute a Sayyed (descentdant of the Prophet Mohammad s.a.w.) ancestry to Bade al Din (Shukoh, 187) and trace his descent back to Imam Jafar al-Sadiq (d.148/765;Naqshbandi 28). The statement that Badi al Din was a converted jew (Chishti,41) is not supported by other sources.

(ترجمہ) مصنفین آپ کو سید (آل رسول) کہتے ہیں۔ (دارا شکوہ، ۱۸۷) ان کا نسب امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ (نقشبندی، ۲۸۔ ۷۶۵/ ۱۴۸) اور یہ قول کہ بدیع الدین یہودی سے مسلمان ہوئے (چشتی، ۴۱) دوسری کسی بھی دلیل سے ثابت نہیں ہے۔

اوتے نام کی ایک مورخ جو جرمن کی ایک یونیورسٹی میں لیکچرار ہے اور مدار پاک پر اس نے پی ایچ ڈی کی ہے وہ اپنی تحقیقات کا ریزلٹ اپنی کتاب میں بیان کر رہی ہے کہ

In the Mir'ate Madari it is said that his father was a jew and that Badi'al Din was educated according to the Jewish Tradition. This seems to be doubtful however, as in later works his Genealogy is traced to the family of the prophet Mohammad s.a.w. moreover, The saint calls himself a Saiyid in his letter to Qazi Shihab al-Din indicating his descent from the prophet family.

(ترجمہ) جیسا کہ مرأۃ مداری میں کہا گیا ہے کہ ان کے والد یہودی تھے اور بدیع الدین نے یہودی طریقوں کے مطابق علم حاصل کیا یہ جھوٹ لگتا ہے۔ کسی بھی طرح، تحقیق کے مطابق وہ رسول اللہ کے گھرانے سے ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ صوفی (مدار پاک) نے خود اپنے آپ کو شہاب الدین کو لکھے خط میں سید لکھا ہے اور خود کو رسول اللہ ﷺ کی نسل میں بتایا ہے۔

اوتے اور وینگلیلور کے علاوہ بھی بہت سے انگریز محققین نے آپ کو سید لکھا ہے اور آپ کی سوانح مرتب کی ہے۔ انشاء اللہ اگلی کتاب میں ان سب کا بھی ذکر ہوگا۔

صاحب مرأۃ مداری نے صرف مدار پاک کو ہی یہودی النسل نہیں لکھا بلکہ مخدوم صابر کلیری کو بھی اولاد بنی اسرائیل میں اپنی دوسری تصنیف مرأۃ الاسرار میں لکھ دیا ہے جبکہ مخدوم صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ بھی سادات بنی فاطمہ میں ہیں۔

عبدالرحمٰن چشتی اپنی کتاب مرأۃ الاسرار کے صفحہ ۸۵۱ پر لکھ رہے ہیں کہ

شیخ علاء الدین علی احمد صابر قدس سرہٗ انبیاء بنی اسرائیل کی اولاد میں سے تھے جن کا سلسلہ نسب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جاملتا ہے۔

جس طرح سے سید بدیع الدین قطب المدار جعفری سید ہیں اسی طرح سے سیدنا مخدوم صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ بھی جعفری سید ہیں۔ان دونوں کا شجرہ سید اسمٰعیل بن سید عبدالرحمٰن بن سید موسیٰ کاظم سے امام جعفر رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے۔عبدالرحمٰن چشتی کی کتابوں میں اس طرح کی بہت سی غیر ذمہ دارانہ عبارات ملتی ہیں۔جس کے متعلق بہت سے علماء وصوفیاء نے کلام کیا ہے جیسے کہ انہوں نے یہ تحریر کردیا کہ قطب المدار نے خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ کے اشارے پر ہندوستان کا سفر کیا حالانکہ سرکار مدار پاک تبع تابعین میں ہیں اور ان کا زمانہ سرکار غریب نواز سے تقریباً ۳۰۰ سال پہلے کا ہے۔سرکار غریب نواز کی سن ولادت ۵۳۱ھ ہے۔اسی کو دلیل بناکر آج کے ایک جاہل احمق اور ایمان در بغل قسم کے مولوی نے یہ تحریر کردیا کہ سرکار مدار پاک نے بارگاہ خواجہ غریب نواز میں غلامانہ حاضری دی جبکہ قطب المدار سرکار غریب نواز کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے تقریباً ہر ولی کے اکابر میں ہیں۔ان دونوں باتوں کی کسی کتاب سے کوئی سند نہیں ملتی۔

(۳)

حضرت شیخ الشیوخ علامہ جانی محمد ابن احمد القانی جو اپنے دور کے ایک

بہت بڑے عالم ومحقق ہیں انہوں نے عربی زبان میں بہت سی کتابوں کی تصنیف کی ہے۔آپ نے سن ۱۳۱۲ھ میں عربی میں ایک کتاب لکھی جس میں مدار پاک کے احوال منظوم تحریر فرمائے۔اس کتاب کا نام ”الکواکب الدراریہ فی تنویر المناقب المداریہ“ ہے۔اس کے صفحہ ۱۵ر پر آپ مدار پاک کا شجرہ نسب لکھتے ہیں:

ان الشيخ القطب مدار رضى الله عنه تولد من بطن السعت المشهورة بفاطمة الثانيه من سلالة سيدنا و امامنا الحسين رضى الله عنه من عند السيد على بن السيد بهاء الدين السيد اسمٰعيل ابن الامام جعفر الصادق ابن الامام محمد باقر ابن الامام على ابن الامام زين العابدين ابن الامام حسين ابن الامام على ابن ابى طالب كرم الله وجهه

(ترجمہ) بیشک شیخ قطب المدار رضی اللہ عنہ کی ولادت سیدنا و امامنا حسین رضی اللہ عنہ کی چھٹی مشہور نسل میں فاطمہ ثانیہ کے بطن سے ہوئی۔سید علی بن سید بہاء الدین بن سید اسمٰعیل ابن امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر ابن امام علی ابن امام زین العابدین ابن امام حسین ابن امام علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔

(۴)

سن ۱۳۷۹ھ میں فرخ آباد سے ایک کتاب بنام ”تذکرہ سادات“ لکھی گئی۔اس کتاب میں ہندوستان کے ان سبھی اولیاء اللہ کے شجرات ہیں جو سادات بنی فاطمہ میں ہیں۔اس کتاب کے مصنف کا نام حکیم سید آل نبی بخاری فرخ آبادی ہے۔اس کتاب کے صفحہ ۱۰ر پر آپ نے سادات بنی فاطمہ کے بعض اولیاء اللہ کا ذکر کیا ہے جس میں سب سے پہلے سید بدیع الدین قطب المدار کو تحریر کیا۔

سادات بنی فاطمہ کے بعض اولیاء اللہ

(۱) حضرت مخدومنا شاہ سید بدیع الدین احمد جعفری قطب مدار مکن پوری نور اللہ مرقدہٗ

(۵) اور اسی فہرست میں پانچویں نمبر پر آپ نے لکھا حضرت مخدومنا شاہ سید علاء الدین علی احمد صابر جعفری کلیری۔

حیرت کی بات ہے کہ ان دونوں جعفری سیدوں کو عبدالرحمٰن چشتی نے اولاد بنی اسرائیل میں بلا تحقیق لکھ دیا ہے۔

حکیم سید آل نبی بخاری اس کتاب کے صفحہ ۵۹ ر پر مدار پاک اور صابر پاک رضی اللہ عنہم کا شجرہ نسب تحریر فرما رہے ہیں:

سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سیدنا حضرت امام موسیٰ کاظم سید عبدالرحمٰن سید اسمٰعیل

انہیں کی اولاد میں سید بدیع الدین قطب المدار اور سید صابر کلیری ہیں۔

(۵)

مدار اعظم: یہ کتاب ۱۳۳۳ھ میں دلی پرنٹنگ ورکس دہلی باہتمام لالہ ٹھاکر داس اینڈ سنس چھپی۔ اس کتاب کے مؤلف مولانا حکیم فرید احمد صاحب عباسی نقشبندی مجددی ہیں جو ریاست بھیکم پور ضلع علی گڑھ میں طبیب تھے۔

آپ صفحہ ۲۷ ر پر بیان نسب کے موضوع پر تحریر فرماتے ہیں:

حضرت شاہ مدار صاحب کا نسب وخاندان

حضرت شاہ مدار کا اسم گرامی بدیع الدین ہے اور لقب قطب مدار۔

آپ کے متعلق بعض حضرات نے قریشی لکھا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ آپ بنی اسرائیل میں سے ہیں مگر یہ قول کسی طرح قابل تسلیم نہیں ہے کیونکہ سفینۃ الاولیاء اور صاحب تذکرۃ الکرام لکھتے ہیں کہ آپ ہاشمی ہیں۔ سادات بنی فاطمہ سے ہیں اور اس کی تائید صاحبزادگان مکن پور کے یہاں جو قلمی کتابیں ہیں ان سے ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ اپنے نسب کو دوسرے نسب سے ملانے کی کیسی سخت وعید ہے ان حضرات سے یہ ہرگز ہو نہیں سکتا کہ اپنے نسب کو دوسرے نسب سے ملائیں۔ ان میں بڑے بڑے عالم ظاہر و باطن ہوئے ہیں۔ اول تو صوفیوں کا فرقہ ہی ایسا ہے کہ وہ یہ کہتا ہے بقول مولانا جامی ہے

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامیؔ
کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

مگر یہ بھی خدا کی بڑی مہربانی سمجھنی چاہئے کہ کوئی شخص خاندان رسالت سے تعلق نسبتی ہوا ایسا شخص عصامی اور عظامی دونوں ہوتا ہے تو اس کی فضیلت کا ہر شخص قائل ہوتا ہے۔ ان تمام حالات پر نظر کرتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شاہ مدار صاحب کو خداوند اعلیٰ نے جہاں اور مراتب عنایت فرمائے تھے ایک یہ بھی مرتبہ تھا کہ آپ سادات بنی فاطمہ سے تھے اور میں آپ کا نسب مادری اور پدری بموجب تحقیق صاحب سفینۃ الاولیاء وغیرہ لکھتا ہوں:

حضرت شاہ مدار صاحب کا نسب آبائی

سید بدیع الدین بن سید علی حلبی بن سید بہاؤ الدین بن سید ظہیر الدین بن سید احمد بن سید اسمٰعیل بن سید محمد بن سید اسمٰعیل ثانی بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین شہید کربلا بن امام المتقین امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب ہاشمی بن عبدالمطلب بن عمرو العلا الملقب بہ

ہاشم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

حضرت شاہ مدار کا نسب مادری

والدہ حضرت شاہ مدار فاطمہ ثانی بنت سید عبداللہ بن سید زاہد بن سید محمد بن سید عابد بن سید صالح بن سید ابو یوسف بن سید ابوالقاسم محمد ملقب بہ نفس زکیہ بن سید عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن سیدنا امام حسن بن سیدنا امام علی مرتضیٰ بن ابی طالب رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

(٦)

فصول مسعودیہ جو کہ ١٣٣١ھ میں لکھی گئی اس کتاب کے مصنف حضرت سید مسعود علی قلندر خلف الصدق حضرت سید باسط علی قلندر الہ آبادی۔ یہ کتاب بہ تصحیح سید شاہ محمد حبیب حیدر اور باہتمام محمد عبدالولی خلف محمد مولانا عبدالعلی مدراسی کے لکھنؤ سے شائع ہوئی۔ اس کتاب کے صفحہ ١٨٦/ پر آپ رقم طراز ہیں:

بعدہٗ از علوم دیگر از راہ کرم بخشی جبلی بموجب بشارت جد بزرگوار خود حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ قطب المدار عطا فرمود۔

جب مدار پاک ١٤/ سال کی عمر میں بارگاہ رسول میں حاضر ہوئے تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے علوم سے نوازنے کے بعد ان کو ان کے جد کریم مولیٰ علی کے سپرد فرما دیا اور فرمایا کہ تمہارا یہ فرزند طالب حق ہے اس کی تربیت کرو۔

اوپر کی عبارت میں جد بزرگوار خود کا لفظ یہ بتاتا ہے کہ مدار پاک کے مولیٰ علی دادا ہیں۔

(٧)

تذکرۃ الکرام فی تاریخ خلفاء عرب واسلام: یہ کتاب بہت مشہور و معروف ہے۔ اس میں اولیاء کرام کے احوال واقوال نقل کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کے صفحہ ٥٥٩/ پر مصنف نے خاندان اہل بیت مصطفیٰ کے موضوع پر تحریر فرمایا:

حضرت سید بدیع الدین شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ جائے مدفن مکن پور شریف سال وفات ٨٣٨ھ۔

خاندان اہلبیت مصطفیٰ کے باب میں سرکار مدار پاک رضوان اللہ تعالیٰ عنہ کو سید لکھ کر آپ نے یہ بتایا کہ مدار پاک آل رسول ہیں۔

ابھی تک میں اُن کتابوں کا حوالہ دیتا جا رہا ہوں جو مداریہ سلسلے کے مصنفین نے نہیں لکھیں بلکہ سلسلہ عالیہ چشتیہ، سلسلہ عالیہ قادریہ، سلسلہ عالیہ نقشبندیہ اور دیگر سلاسل کے بزرگوں نے لکھی ہیں۔

(٨)

خانقاہ بدایوں شریف سے ایک ایسا تحقیقی نسب نامہ لکھا گیا جس میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک کے اولیاء کرام اور انبیاء کرام کے شجرات لکھے گئے جس کے مرتب کا نام نظام القادری کم سخن جو پس گواں وزیر گنج بدایوں کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے شجرہ مداریہ یوں تحریر فرمایا:

سید بدیع الدین مدار صاحب مکن پور شریف
سید علی حلبی
سید بہاء الدین
سید ظہیر الدین
سید احمد

سید اسمٰعیل ثانی

سید محمد

سید اسمٰعیل

امام جعفر

امام باقر

امام زین العابدین

حضرت امام حسین

(۹)

مرأۃ انساب جو محمد ضیاء الدین احمد العلوی امروہوی کی تصنیف ہے۔

یہ کتاب مطبع رحیمی منشی محمد عبدالرحیم واقع تر پولیہ بازار جے پور میں باہتمام حافظ عبدالکریم سید شمس الدین کے طبع ہوئی۔ اس کتاب کے صفحہ ۱۵۶؍ سے لے کر صفحہ ۱۵۸؍ تک مدار العالمین کا ذکر جمیل ہے۔ آپ مدار دوجہاں کے نسب کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

سیدنا امام جعفر صادق۔ سید اسمٰعیل اول۔ سید اسمٰعیل ثانی۔ سید ظہیر الدین۔ سید بہاؤ الدین۔ سید قدوۃ الدین علی حسین حلبی۔ سید محمود الدین (جو مدار پاک کے بڑے بھائی ہیں)۔ سید بدیع الدین قطب مدار۔ سید جعفر۔ سید ابراہیم۔ سید عبداللہ۔ سید ابو محمد ارغون۔ سید ابوالحسن طیفور۔ سید ابوتراب فنصور۔ برادر حقیقی سید ابو محمد ارغون۔

اس شجرے میں مدار پاک کے بھائی حضرت سید محمود الدین۔ سید جعفر۔ سید ابراہیم۔ سید عبداللہ کا بھی ذکر ہے۔

(۱۰)

حالات تاراگڑھ: اس کتاب میں سوانح عمری میران سید حسین خنگ سوار

کی لکھی گئی۔ اس کتاب کو شہاب صابری اکبرآبادی نے مرتب کیا ہے۔ یہ کتاب مصطفائی پریس آگرہ سے طبع ہوئی۔ اس کتاب کے صفحہ آخر میں اجمیر کے مدار چلہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ اجمیر کے مشرقی پہاڑ کی چوٹی پر جو ۷۰۰؍ فٹ بلند ہے اس پر حضرت سید بدیع الدین عرف شاہ مدار مکن پوری نے عرصہ دراز تک عبادت الٰہی کی۔

حضرت شہاب چشتی اکبرآبادی نے بھی سید لکھ کر مدار پاک کے بارے میں بتادیا کہ وہ آل رسول ہیں۔

(۱۱)

حضرت مولانا محمد قائم صاحب قتیل داناپوری بہاری نے بہ نسخہ نظم فارسی نام کا ایک رسالہ تحریر کیا جس میں اولیاء کرام کے مناقب ہیں۔ آپ نے اس رسالے کے صفحہ ۱۴۱؍ پر حضرت سید جمال الدین جان من جنتی کی منقبت تحریر فرمائی اور منقبت لکھنے سے پہلے آپ کے تعارف میں تحریر فرمایا:

مناقب قطب العالم شیخ الاسلام جناب حضرت سید جمال الدین جان من جنتی المدعو جتی صاحب مرید وخلیفہ قطب الاقطاب جناب حضرت خواجہ سید بدیع الدین مدار مقبول پروردگار و خواہر زادۂ حقیقی محبوب سبحانی غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔

اس تعارف کے بعد آپ نے مناقب تحریر فرمائیں۔ اس تحریر سے دو باتیں سمجھ میں آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ قطب المدار آل رسول ہیں۔ دوسری یہ کہ سیدنا جمال الدین سیدنا غوث اعظم کے بھانجے ہیں۔

(۱۲)

رسالہ آستانہ دھلی: صاحبزادہ مستحسن فاروقی اس رسالے کو شائع کرتے تھے۔ ۱۹۵۹ء کے ماہ جون کے رسالے میں صفحہ ۸؍ پر تحریر فرماتے ہیں:

شیخ المشائخ قطب الاولیاء قطب المدار حضرت شیخ بدیع الدین شاہ مدار۔ حضرت شاہ مدار کی ذات گرامی تصوف کی دنیا میں مشہور و معروف ہے اور بیشمار مقامات پر آپ کے چلّے موجود ہیں۔ آپ حسنی حسینی سید ہیں۔ والد ماجد کا نام جناب سید علی حلبی بن سید بہاؤ الدین اس کے بعد آپ نے مدار پاک کا شجرہ نسب تحریر فرمایا

(۱۳)

بدایوں قدیم وجدید : یہ کتاب ۱۹۲۰ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں بدایوں کی مختصر تاریخ اور اس کی نئی و پرانی عمارات و مزارات کا تذکرہ ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۲۴۲ر پر تحریر ہے:

شیخ محمد جھندہ : آپ مرید و خلیفہ حضرت سیدنا قطب الاقطاب حضرت سید بدیع الدین قطب المدار کے تھے۔ جھیندہ اس وجہ سے مشہور ہے کہ حالت وجد میں کودا کرتے تھے۔ بدایوں میں متصل تالاب چندوکھر میں ایک مقبرہ بطور گنبد کے بنا ہے اس میں آپ کا مزار ہے۔ اس کتاب میں بھی قطب المدار کو سید لکھا گیا ہے۔

(۱۴)

غوث پاک کی اولاد امجاد کا بارگاہ سید بدیع الدین قطب المدار میں حاضری اور ایک قصیدہ کو ۱۱۲۰ھ میں پیش کیا۔

حضرت عبدالرزاق قادری بانسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو سرکار غوث پاک کی نسل سے ہیں خود آل رسول ہیں۔ دلبند غوث اعظم ہیں۔ انہوں نے بارگاہ مدار العالمین میں حاضری کا شرف حاصل کیا اور ایک قصیدہ لکھا جس کو حضرت مولانا سید مختار علی وقاری مداری نے اپنی کتاب فضائل اہل بیت اطہار و عرفان قطب المدار میں بھی نقل کیا ہے۔

اے جگر گوشۂ محمد اے حبیب کردگار
اے گل گلزار حیدر چوں امیر شہسوار
اے چراغ دین احمد ہم شبستان بہار
عاشق مقصود مطلق محرم پروردگار
کن کرم بہر خدا سید بدیع الدیں مدار

قرۃ العین محمد اے جگر گوشہ علی
اک نظر فرما برائے مصطفٰے خیر النبی
رونق باغ ولایت محرم راز خفی
اے امیر تاج انور فیض بخش معنوی
کن کرم بہر خدا سید بدیع الدیں مدار

واقف علم لدنی اے شہ قطب المدار
محرم سر حقیقت بادشاہ نامدار
گوہر مقصود عالم مظہر پروردگار
ناظم دین محمد اعظم صد افتخار
کن کرم بہر خدا سید بدیع الدیں مدار

اے سرور جملہ عالم حامی تاج ولا
مقتدائے اہل عرفاں واقف راز خدا
از مکن پور تا خراساں فیض بخش ہر گدا
ساکنان عالمیں کردند تو بر جان فدا
کن کرم بہر خدا سید بدیع الدیں مدار

حاضر از روئے عصیاں اے شہ عالی امم
لطف کن بر ایں گدائے پیش خودارم جرم
چوں نے آیم کوئی نازاں شوم ہر تستم
می کنم فریاد ہردم کن بدیع الدیں کرم
کن کرم بہر خدا سید بدیع الدیں مدار

محرم ہر ناتواں درد مندان توئی
والی ہر بیکسان دست درمان توئی
شافع ہر عاصیاں را فیض شاہان توئی
تاج بخش ہر گدارا گنج سلطان توئی
کن کرم بہر خدا سید بدیع الدیں مدار

من چہ گویم در حیات اے شہ روشن ضمیر
ہادی ہر گمرہاں عاصیاں را دستگیر
عاجزم درماندہ ام افتادہ ام جان اسیر
بہ نگرد ہر حال عاصی التجا دارد فقیر
کن کرم بہر خدا سید بدیع الدیں مدار

من نہ گویم وصف تو صد آفریں صد آفریں
فیض تو جاری و ساری بر سر دنیا و دیں
معدن جود و عنایت ساکن عرش بریں
صمدیت از مرتبت حاصل شدہ نور یقیں
کن کرم بہر خدا سید بدیع الدیں مدار

برہمہ عالم شہا توفیض بار خاص و عام
اک نظر فرما برائے مصطفٰی خیر الانام
از ازل ہستم غلامی کوئے تو دارم مقام
آدم روئے خجالت دستگیری کن مدار
کن کرم بہر خدا سید بدیع الدیں مدار

ناتوانم بیقرارم خاکسارم چشم زار
پرگناہم شرمسارم نہ ردائم دلفگار
دردمندم متمندم جان سوز اشکبار
خستہ حالم دانہ دارم از فرقت اشکبار
کن کرم بہر خدا سید بدیع الدیں مدار

عاصی عبد الرزاق قادریہ مانسب
دور کن از لطف رحمت ایں ہمہ رنج و غضب
آمدہ درگاہ شاہانہ ہمہ عجز و ادب
ماورائم جاں خرابم من نمی دانم سبب
کن کرم بہر خدا سید بدیع الدیں مدار

اس منقبت میں سرکار کے سید ہونے کے ساتھ ساتھ اور بھی چیزیں دیکھی جاسکتی ہیں۔

بہت سی کتابیں ایسی بھی ہیں جن میں سرکار مدار پاک کو پہلے سید لکھا تھا لیکن جب دوسرے ایڈیشن شائع ہوئے تو اس میں سید کی جگہ شیخ یا شاہ کا لفظ دکھائی دیا۔ کتاب بحر ذخار کے صفحہ ۷۷ ۹ر پر مصنف نے تحریر کیا ہے کہ

شیخ عبدالحق محدث دہلوی دراخبار الاخیار لا اغیار قطب المدار را سید نوشتہ

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے قطب المدار کو اخبار الاخیار میں سید لکھا ہے یعنی پہلے کے ایڈیشن میں سید لکھا گیا ہوگا پھر شیخ وغیرہ لکھ دیا گیا۔ایک صاحب نے اخبار الاخیار کا ترجمہ کیا اور مقام صمدیت کا مطلب یہ لکھا کہ قطب المدار سمندر میں رہا کرتے تھے۔اس طرح کی بہت سی تبدیلیاں عبارات میں آئی ہیں۔

سرکار مدار العالمین کو ان مذکورہ کتابوں کے علاوہ بھی بہت سی کتابوں میں سید لکھا گیا ہے۔

اب ہر کتاب کی عبارات کی ضرورت نہیں ۔ایسی تحریر کی گئی سابقہ کتب سے سرکار کی سیادت ثابت ہو چکی ہے مگر پھر بھی ان کتابوں کا نام لکھ دیا جاتا ہے جن میں آپ کو سید لکھا گیا ہے:

۱۔ نزہۃ الخواطر از مولانا عبدالحئی والد ابوالحسن علی ندوی

۲۔ مشکوٰۃ مدار قلمی۔محمد رضا عرف راجے میاں

۳۔ تذکرۃ المتقین ۔مولانا امیر حسن مداری رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ ذوق نعت۔علامہ حسن رضا خاں بریلوی

۵۔ گلستانِ مدار

۶۔ رسالۃ التوحید۔ابوالحسن علی ندوی

۷۔ تذکرۃ العارفین۔سید ولی حسین

ان کے علاوہ بہت سی کتابیں جو اس دور میں لکھی گئیں آپ کو سادات بنی فاطمہ میں لکھا گیا ہے۔

ذیل میں انگریزی زبان کی وہ کتابیں جن میں سرکار کو آل رسول لکھا گیا:

1. Religion and Politics in India during the thirteen century.

1. Der Islam im indischen Subdontinent

2. Sufis and Sufism in the the territory of Kalpi. وغیرہ

الحمدللہ ان کتب سے ثابت ہو گیا کہ قطب المدار حسنی حسینی سید ہیں۔

رہی بات مختلف شجروں میں کچھ ناموں کے اختلاف کی تو گھر والے اپنے گھر کا حال دوسروں سے کہیں زیادہ جانتے ہیں۔سادات مکن پور شریف جو شجرہ لکھتے ہیں وہی صحیح ہے۔

آخر میں ان سبھی حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جنھوں نے میرے اس کام میں مجھے کتابیں فراہم کر کے میری معاونت کی جیسے پیر طریقت سید بخشش علی وقاری مداری دیوان آستانہ عالیہ مداریہ ابن محقق مداریت حضرت مولانا سید مختار علی وقاری مداری رحمۃ اللہ علیہ و شیخ طریقت حضرت سید اثر الاسلام جعفری مداری شیخ طریقت حضرت نور العین سچے میاں مداری شیخ طریقت حضرت وقار احمد وقاری مداری شیخ طریقت حضرت اظہر علی وقاری مداری شیخ طریقت حضرت سید راز دار حسین جعفری مداری میں اپنی بات ختم کرتا ہوں اور ان سبھی بزرگوں جن کا روحانی فیض مجھے حاصل ہوتا رہا جیسے شیخ الہند حضرت سید ذوالفقار علی قمر وقاری مداری، شیخ المشائخ حضرت سید منظر علی وقاری مداری، شیخ المشائخ حضرت سید مختار علی وقاری مداری، شیخ المشائخ حضرت سید ظہیر المنعم عرف بن میاں مداری، حضرت سید مختار احمد مداری وغیرہم کے در عظمت پر سر تسلیم و ادب خم کرتا ہوں۔

لب پہ آتی ہے دُعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری

☆☆☆

بارگاہ سیدنا سید بدیع الدین احمد
قطب مدار مدار العالمین رضی اللہ عنہ میں غلامانہ خراجِ عقیدت

ذکرِ مدار العالمین

نتیجہ فکر: شیخ طریقت حضرت علامہ محضرؔ مکن پوری مدظلہ العالی
سجادۂ اعظم خانقاہ عالیہ مداریہ مکن پور شریف

ہے ہماری زندگی ذکرِ مدار العالمین
ہم نہ چھوڑیں گے کبھی ذکرِ مدار العالمین

کیوں ہراساں ہو رہا ہے ظلمتوں سے میرے دل
تجھ کو دے گا روشنی ذکرِ مدار العالمین

تذکرہ غیروں کا وجہِ شورش و ہنگامہ ہے
روحِ امن و آشتی ذکرِ مدار العالمین

اس گھڑی گوشِ سماعت کو ادب سکھلایئے
کر رہا ہو جب کوئی ذکرِ مدار العالمین

روکنا جو چاہتے ہیں وہ مخالف دیکھ لیں
ہو رہا ہے اور بھی ذکرِ مدار العالمین

کاش ہو محضرؔ یہی بس زندگی کا مشغلہ
ذکرِ حق ، ذکرِ نبی ، ذکرِ مدار العالمین

Composing & Designing by :

YAWAR WARSI

Smile Graphics

Tara Building, Chamanganj, Kanpur (U.P.)

Mobile : 09455306981, 9889074521, 9335354898

Printed by : Shrey Offset, Kanpur